تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ میں مدارس جھنگ اور علماء کا کردار

Role of Ulma and Madras-e- Jhang in Tehrek Tahafauzz Namoos-e-Risalat

Muhammad Tahir Aarbi
MPhil Schhlor, Gcu, Faisalabad
Email: tahiraarbi5@gmail.com
Dr.M.Mudassar Shafique
Assistant professor, Faculty of social sciences, Department of Islamic studies, Lahore Garrison University, Lahore
Email: mudassaraarbi@gmail.com
Dr.Zaheer Ahmad
Assistant professor, Govt PostGtaduate College Bhimber, Azad Kashamir
Email: zaheer6266@gmail.com

Abstract
The Holy Prophet (peace be upon him) is the blessing for the whole mankind. He is the personality, ever respected and honored by the human beings in their specific ages .Every Nabi and Rasool announced his (peace be upon him) great character, signs of Nabowat, dignity and love of Allah Almighty towards him.The entire body of religious and social of Islam rests a deep rooted love for the personality of Holy Prophet (peace be upon him). So, he must be treated, respected and followed extra-ordinary. This necessitates that the honor and dignity of the prophet of Islam must be protected at all costs and no effort to put his sublime personality into dispute or disrespect should be tolerated. Anymore to revile has sacred name or to insult his beloved conduct is considered High Treason. That is why, from the days of the first caliph up to our own times, it has almost unanimously been held by the Muslims that any blasphemous act or utterance towards the prophet of Islam (peace be upon him) is liable to capital punishment .People were punished and sentenced to death after the act of blasphemous during the period of the Holy Prophet. The Holy Prophet himself sent his flowers to kill the person who tortured and abused him .There was no doubt about the punishment of any blasphemous act.

In this article, the role of Ulma-e- Jhang in Tehrik Tahaffiz-e-Namoos-Risalat has been discussed. Ulma-e- Jhang fear from Allah Almighty and love his Rasool (peace be upon him) from the very core of their hearts .As, it is the key belief of Muslims, and they took it very serious. They took part in every meeting, procession and strike with great valor and passion. They condemn act of blasphemous at every plate form. Ulma inform, teach, guide and motivate about the importance of Namoos-e-Risalat. This movement is required to flourish throughout the world because it is the question of discouraging and hurting Million's of people, not a freedom of expression. It is the duty of a common Muslim as well as the preacher of Islam to be ready to face such type of challenges untidily.

Keywords: Tehreek e Namoos e Risalt, Struggle of Ulama, Role of Madaras e jhang

تعارف:

تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفی ﷺ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئیں اب تحفظ ناموس رسالت کے لیے دنیا بھر کے اور بالخصوص پاکستان کے مسلمانوں نے بھرپور احتجاج کیا ہے۔ جھنگ کے مدارس دینیہ نے مرکزی قیادت کے احکامات کے مطابق گاہے بگاہے عوام الناس کو متحرک کیا ہے۔ تحریک تحفظ ناموس رسالت اور مندرجہ بالا دونوں تحاریک میں غور کریں تو واضح فرق نظر آتا ہے۔ تحریک ختم نبوت میں دشمن آستین کا سانپ تھا اور ہر روز زہر اگل کر مسلمانوں کے جذبہ ایمانی کو دعوت دیتا تھا۔ قرآن و حدیث میں واضح احکامات موجود تھے مگر ان کو قانون اور ضابطے کی صورت میں لانا تھا۔ چنانچہ قانون بنا کر دشمن کو ہمیشہ کے لیے اقلیت میں بدل دیا۔ تحریک نظام مصطفی ﷺ بھٹو کی حکومت کے خلاف تحریک تھی۔ ایک سیاسی کشمکش کو مذہبی تحریک کا نام دے دیا گیا۔ بھٹو کی حکومت ختم ہوئی اور یہ تحریک بھی ختم ہو گئی۔ جبکہ تحفظ ناموس رسالت میں عالم کفر دنیا کے ہر خطے میں اپنے ایجنٹوں کے ذریعے آقا علیہ السلام کی بے ادبی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ کبھی ڈنمارک اور جرمنی میں خاکوں کے ذریعے، کبھی رشدی کی شیطانی تحریروں کی صورت میں۔ امت چند دن جلسے جلوس کر کے، مطالبات حکمرانوں کے سامنے پیش کر کے پر سکون ہو جاتی ہے۔ عامر چیمہ جیسے عاشق رسول ﷺ جرمن سرزمین پر بھی شاتم رسول ﷺ کو معاف نہیں کرتے مگر اس ایک آدھ کوشش سے مسئلہ رکنے والا نہیں ہے۔ جس طرح عالم کفر، حکومتی شہ اور تعاون سے اسلام کا دشمن ہے اسی طرح اس کی روک تھام کے لیے حکومتوں کی سطح پر کوشش ہونی چاہیے۔ او۔ آئی۔ سی یا مسلمان حکومتیں مغربی طاقتوں کو واضح پیغام دیں کہ اگر ہمارے نبی پاک ﷺ کی اہانت کسی صورت بھی ہو گی تو اسے برداشت نہیں کیا جائے گا۔ گستاخ کو اسلامی حکومت کے حوالے کیا جائے جو اسے سزائے موت دے۔ وگرنہ اس ملک کا ہر سطح پر بائیکاٹ کیا جائے۔ او۔ آئی۔ سی کی سطح پر یہ قانون بن جانا چاہیے اور پھر اس پر امت اجتماعی عمل کرے تو یقینا یہ تاجر پیشہ انگریز اقوام پل بھر میں گھٹنے ٹیک دیں گی۔ یوں گستاخ کو سزا انفرادی طور پر نہیں بلکہ ملت اسلامیہ کے اتحاد اور اتفاق کے ساتھ ہو تو یقینا عالم کفر اپنی معاشیات کو بچانے کے لیے اہانت رسول ﷺ جیسے مذموم ہتھکنڈوں سے دور رہے گا۔ چونکہ دشمن مختلف محاذوں اور مختلف ممالک کی سرزمین سے حملہ آور ہے اس لیے اس کا جواب اور توڑ امت مسلمہ کی اجتماعی کوشش سے ہی ممکن ہے ورنہ گندگی اور غلاظت سے خوشبو کی توقع بے معانی ہے۔ یہ گندگی بڑھتی رہے گی۔ اس برائی کو روکنا ہو گا اور جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہو گا۔ اگر امریکہ اور یورپ معاشی مفاد کے لیے متحد ہو کر عالم اسلام کو تباہ و برباد کر سکتے ہیں (عراق، افغانستان، شام وغیرہ کی تباہی) تو امت مسلمہ پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنے نبی ﷺ کی عزت و ناموس کی خاطر یک جان و یک قالب ہو کر عالم کفر کے خلاف سینہ سپر ہو جائے اور

ہر گستاخ و بے ادب کے لیے خدا کی زمین تنگ کر دے۔ تحفظ ناموس رسالت کے سلسلے میں پاکستان کے مدارس اور علماء کرام نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ جس میں مدارس دینیہ جھنگ کی کاوشیں بھی شامل ہیں جنہوں نے رسالت کے لیے قومی اور بین الاقوامی سطح پر کی جانے والی ہر کوشش کی تائید کی ہے اور اس کے ہر قدم پر لبیک کہا ہے۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ:

اس آرٹیکل سے قبل تحفظ ناموس رسالت پر کافی کام کیا گیا ہے اور مختلف جامعات مین بھی اس عنوان پر کام کیا گیا ہے ۔اس سے قبل ایک آرٹیکل **"۱۹۷۴ کی تحریک ختم نبوت ﷺ میں علماء جھنگ کا کردار ایک تحقیقی مطالعہ** "کے عنوان سے ابحاث جرنل، گیریژن یونیورسٹی، لاہور میں چھپ چکا ہے جب کہ ایک انگلش زبان میں آرٹیکل بعنوان "The Role of Ulam e Jhang in Nizam e Mustafa movment in 1977" بیان الحکمہ، سندھ جرنل میں بھی چھپ چکا ہے لیکن ناموس رسالت کے حوالے سے مدارس جھنگ اور علماء جھنگ کا کام میری نظر سے نہیں گزرا۔ اس لیے ضروری ہے کہ تحریک ناموس رسالت میں مدارس جھنگ اور علماء جھنگ کے کردار کو واضح کیا جائے۔ اس کے لیے علماء جھنگ کے تمام مکاتب فکر کے علماء سے ذاتی طور پر انٹرویو کے ذریعے مواد اکٹھا کیا گیا ہے جس میں ان کی آراء مکمل والاجات کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔

تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ:

تحفظ ناموس رسالت کی تحریک مختلف ادوار میں مختلف شاتمین رسول ﷺ کے خلاف جاری رہی۔ اس میں شدت سلمان رشدی کی کتاب کے خلاف بھرپور احتجاج کی صورت میں پیدا ہوئی۔

سلمان رشدی کی کتاب پر احتجاج:

اکتوبر ۱۹۸۸ء لندن میں سلمان رشدی کی کتاب جیسے ہی مارکٹ میں فروخت کے لیے پہنچی۔ ضلع جھنگ میں بھی جلسے جلوس ہوئے، تقاریر ہوئیں۔ تمام مسالک نے مل کر بھرپور حصہ لیا۔ علماء نے مساجد، طلباء نے مدارس و یونیورسٹیوں اور عوام نے گلی بازاروں میں احتجاجی تحریک شروع کر دی۔(۱) جلوس اور ریلیاں نکالیں گئیں علماء نے خطابات میں قرآن و سنت کے مطابق شاتم رسول ﷺ کی سزا موت اور اس کے لیے دردناک عذاب بیان کیے۔ ہر تقریر میں عظمت مصطفی ﷺ کو اجاگر کیا جاتا اور شاتم رسول ﷺ کی سزا اور کتاب ضبطی کا مطالبہ کیا جاتا۔ جمعہ کے خطابات میں علماء جھنگ نے کتاب کے مندرجات کی خباثت پر حکومت پاکستان سے اس کو فوری طور پر ضبط کرنے کا مطالبہ کیا۔ مدرسہ انجمن دارالعلوم حسینیہ کے صدر مدرس علامہ جاڑوی صاحب نے مختلف تقاریر کے ذریعے عوام کو متنبہ کیا۔ اس کتاب کا بائیکاٹ کیا اور رشدی کو قتل کرنے کے لیے امام خمینی کے فتویٰ کی تائید کی(۲)

اس کتاب کی اشاعت پر بر صغیر پاک و ہند میں جلسے جلوس شروع ہوئے۔ ۷ فروری ۱۹۸۹ء کو نواب زادہ نصر اللہ خان کی تحریک کے استحقاق پر قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر شیطانی خرافات اور اس کے مصنف رشدی کے خلاف قرار داد مذمت منظور کی اور یہ تجویز منظور کی۔(۳) کہ پاکستانی حکومت برطانیہ اور امریکہ سے اس کتاب کی ضبطی اور اشاعت رکوانے کے لیے سفارتی سطح پر اپنا اثر ورسوخ استعمال کرے۔ عوامی سطح پر امریکی حکومت پر پریشر ڈالنے کے لیے ۱۲ فروری ۱۹۸۹ء کو جلوس امریکن سنٹر اسلام آباد پہنچ گیا۔ جہاں پر پولیس نے گولیاں چلائیں اور سات کے قریب نونہال خون شہادت میں رنگین ہوئے۔

قانون تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لیے مدارس جھنگ کے جلسے، جلوس اور ریلیاں:

تحریک تحفظ ناموس رسالت میں شدت اس وقت آئی جب گورنر سلمان تاثیر نے آسیہ نامی عیسائی عورت کو مظلوم اور توہین رسالت آرڈیننس کو ظالمانہ اور کالا قانون قرار دیا اور پاکستان پیپلز پارٹی کی ممبر قومی اسمبلی شیریں رحمان نے توہین رسالت قانون کے خلاف ترمیمی بل قومی اسمبلی میں جمع کرایا تا کہ اس قانون میں ترمیم کی جا سکے۔ اس پر صدر پاکستان آصف علی زرداری نے وفاقی وزیر برائے اقلیتی امور شہباز بھٹی کی قیادت میں ایک اصلاحاتی کمیٹی بنائی جس کا مقصد اس قانون میں نظر ثانی کرنا تھا۔ سلمان تاثیر کے اہانتی جملوں اور زرداری کی اصلاحاتی کمیٹی پر ملک بھر میں شدید احتجاج ہوا۔ نومبر سے ۹ دسمبر ۲۰۱۰ء تک ملک بھر میں احتجاجی جلسے، جلوسوں اور ریلیوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ علماء پاکستان نے ہر جمعۃ المبارک پر اس سلسلے میں عوام سے رابطے کا فیصلہ کیا۔ ضلع جھنگ میں مختلف مدارس کی تنظیموں نے مرکزی قیادت کے فیصلے کے مطابق احتجاجی تحریک کو گلی محلے کی سطح پر لے جانے کا فیصلہ کیا۔ اس سلسلے میں اہل سنت والجماعت (بریلوی مسلک)، جمعیت علماء پاکستان نے گول مسجد کے خطیب وامام حافظ و پروفیسر سخی احمد خان کی قیادت میں جبکہ اہل سنت والجماعت (دیوبند مسلک) اور جمعیت علماء اسلام نے اپنے مرکزی قائدین کی قیادت میں جمعیت اہل حدیث اور اہل تشیع کے مدارس و مساجد ائمہ اور طلباء نے ضلع بھر کی سطح پر جلسے، جلوسوں اور ریلیوں کا انتظام کیا۔ اس کے بعد فیصلہ ہوا کہ ملک بھر میں جملہ مسالک کی جماعتیں مل کر تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لیے تحریک چلائیں تا کہ حکومت اس قانون میں تبدیلی نہ کر سکے۔

جمعیت علماء پاکستان کے تحت ۹ نومبر سے دسمبر ۲۰۱۰ء تک ریلیوں کا انتظا کیا گیا۔ جمعیت علماء اسلام اور بقیہ مذہبی جماعتوں کے تحت ملک بھر میں تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لیے جلسے، جلوس اور ریلیاں جنوری اور فروری ۲۰۱۱ء سے شہادت تک نکالی گئیں۔ مختلف مواقع پر ریلیاں جلوس اور جلسوں کے ذریعے احتجاج ریکارڈ کرایا گیا اس کے علاوہ ملک کے دوسرے بڑے شہروں لاہور، کراچی اور فیصل آباد وغیرہ کے جلسوں میں بھی ایک کثیر تعداد ضلع

جھنگ کے علماء و طلباء کی شریک ہوتی رہی۔ موضع باغ کے نواح میں واقع بستی شاہ شکور میں تحفظِ ناموسِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کے سلسلہ میں جمعۃ المبارک کے روز بعد از نمازِ جمعہ اڈا بستی شاہ شکور پر ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا جس میں مقامی علماء کرام اور اکابرینِ علاقہ نے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی شان میں تقاریر کیں اور گستاخِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ ہوا۔ اس جلسہ میں علماء کرام نے عوام کو آگاہ کیا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی مخالفت اور دشمنی تو صریحاً کفر ہے لیکن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی شان میں کسی قسم کی سوء بے ادبی بھی اعمال سے ہاتھ دھونا اور کفر ہے۔ یعنی ہر وہ بات جس کو عرف میں توہین آمیز کلمہ تصور کیا جائے گا۔ جس میں کسی بھی ذریعے سے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی توہین یا تنقیص کا پہلو نکلتا ہو وہ توہین رسالت تصور ہو گی۔ قرآن مجید شان رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ میں گستاخی کرنیوالوں کو کافر قرار دیتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

ایمان لانے کے بعد اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اور آیات الٰہی سے استہزا کرنے والوں کو قرآن نے کافر قرار دیا۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَاكُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۔ قُلْ اَبِا اللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُ وْنَ ﴿لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (۴)

اور اے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ! اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے، تم فرماؤ! کیا اللہ کے اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ سے ہنستے ہو؟ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

علامہ آلوسی کے مطابق یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ آنحضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کو کسی قول یا فعل کے ذریعہ تکلیف پہنچانا کفر ہے جس سے انسان کے تمام اعمال غارت ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ایسے اعمال سے بھی منع فرمایا گیا جس سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کو اذیت پہنچنے کا احتمال ہو۔(۵) مفتی محمد شفیع بیان فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کو کسی طرح کی ایذا پہنچائے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی ذات یا صفات میں کوئی عیب نکالے خواہ صراحۃ ہو یا کنایۃ ہو وہ کافر ہو گیا۔(۶) یعنی اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ سے مذاق کرنے والوں کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ جو بھی شخص اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کو ایذا دیتا ہے۔ اللہ نے اس کے لیے لعنت اور دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا(۷)

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

مندرجہ بالا گفتگو سے معلوم ہوا کہ آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کو کسی بھی طرح تکلیف دینے والا خارج از ایمان ہے۔ وہ کافر و مرتد ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ دنیا کا عذاب اُن کا قتل ہے اور آخرت کا عذاب ہمیشہ کی دوزخ ہے۔

ممتاز قادری کی شہادت پر مدارس جھنگ کا ردعمل واقدامات:

تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی تحریک اس وقت عروج پر پہنچ گئی جب پنجاب کے گورنر سلمان تاثیر کا قتل ممتاز قادری کے ہاتھوں ہوا۔ توہین رسالت کا جرم کرنے والی آسیہ نام کی ایک عیسائی عورت کو دفعہ ۲۹۵ سی کے تحت ننکانہ کی ڈسٹرکٹ اور سیشن عدالت نے ۸ نومبر ۲۰۱۰ء کو سزائے موت کی سزا سنائی۔ مگر ملزمہ آسیہ کی سزا معاف کرانے کے لیے گورنر پنجاب سلمان تاثیر حرکت میں آ گیا اور کہا کہ یہ سزا غلط ہے کیونکہ ۲۹۵ سی ایکٹ ایک ڈکٹیٹر کے دور میں بنایا گیا تھا۔ اس میں سقم ہیں ان کو دور کیا جائے وغیرہ۔(۸) گورنر پنجاب نے ایسی بہت سی باتیں کہیں جن کو مذہبی جماعتوں نے آڑے ہاتھوں لیا۔ اور اس کو بھی اہانت رسول ﷺ کا مرتکب قرار دیا۔ جس پر ممتاز قادری نے اسے ۴ جنوری ۲۰۱۱ء کو قتل کر دیا۔ اس کے بدلے میں ممتاز قادری کو بھی ۲۹ فروری ۲۰۱۶ء میں پھانسی دے دی گئی۔(۹) اب ملک میں توہین رسالت کا قانون موجود ہے۔ اعلیٰ عدلیہ کے پڑھے لکھے فاضل جج موجود ہیں۔ اب اگر عدلیہ کسی کو بیان لینے کے بعد / مکمل تفتیش کے بعد سزائے موت سناتی ہے تو پھر کسی حکومتی مشینری کے پرزے کی یہ مجال نہیں ہونی چاہیے کہ وہ اپنے اختیارات کا غلط استعمال کرے۔ اگر اسی طرح عدالتی فیصلوں پر بھی ارباب با اختیار اعتراضات کرتے رہے تو پھر عاشقان رسول ﷺ میں ممتاز قادری پیدا ہوتے رہیں گے کیونکہ قرآن وسنت اور سلف صالحین کے فرامین کی روشنی میں توہین رسالت ﷺ کا مرتکب کافر ہے اور واجب القتل ہے۔ مدرسہ قمر الاسلام جلال آباد کے خطیب پروفیسر مولانا محمد طاہر محمود جاوید کے مطابق ۲۹ فروری ۲۰۱۶ء بروز پیر بعد از نماز ظہر گول مسجد نواں شہر میں پروفیسر حافظ سخی احمد خان کی سرپرستی میں تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے سلسلے ممتاز قادری کی شہادت کی خبر سن کر ہنگامی اجلاس ہوا جس میں مولانا صدیق صاحب، قاری انعام المصطفیٰ صاحب، مفتی اسحاق صاحب اور تقریباً ساٹھ کے قریب ضلع جھنگ کے مختلف مساجد و مدارس کے علماء اس ہنگامی اجلاس میں شامل ہوئے۔ اس اجلاس میں علماء کرام نے ممتاز قادری کی شجاعت و بہادری پر اسے خراج تحسین پیش کیا۔ علماء کرام نے آپ ﷺ کی زندگی سے مثالیں دے کر عوام پر واضح کیا کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا صرف اور صرف موت ہے جیسا کہ ابو رافع یہودی نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ جس پر آپ ﷺ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

عن البراء بن عازب قال بعث رسول االله الى ابى رافع اليهودى رجالا من الانصار وامر عليهم عبدااالله بن عتيک وکان ابو رافع يوذى رسول االله و يعين عليه(۱۰)

حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع یہودی کی طرف انصار کے چار آدمی بھیجے، عبداللہ بن عتیک کو ان کا امیر مقرر کیا۔ ابو رافع رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچایا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے مقابلے میں کافروں کی مدد کیا کرتا تھا۔

قرآنی آیات کے بعد احادیثِ نبویہ سے بھی یہ ثابت ہوا کہ جو شخص آپ ﷺ کو تکلیف یا اذیت دیتا تھا اگر اسے صحابہؓ نے قتل کیا ہے تو اس پر کوئی حد نہ تھی۔ وہ قتل اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں تھا۔ امام احمد بن حنبلؒ بھی گستاخ رسول ﷺ کی سزا کو قتل قرار دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری رائے یہ ہے کہ اسے توبہ کا موقع دیئے بغیر قتل کر دیا جائے۔(۱۱) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کو گالی دے ، آپ ﷺ میں کوئی نقص نکالے یا آپ ﷺ کے نسب میں یا آپ ﷺ کی کسی صفت میں آپ ﷺ کی طرف کوئی کنایہ کرے یا کسی دوسری چیز سے آپ ﷺ کی مشابہت کرے۔ آپ ﷺ کی توہین، بے عزتی یا تذلیل کرے یا نقص کے طور پر تو وہ آپ ﷺ کا شاتم ہے اور وہ قتل کیا جائے گا۔ اور علماء اور فقہاء کا اس نکتہ پر اجماع صحابہ کے زمانہ سے آج تک ہے۔(۱۲) ڈاکٹر محمد طاہر القادری تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے سلسلے میں آئمہ اور علماء سابقین کی حمایت میں یوں رقم طراز ہیں کہ ہمارے نزدیک جو کوئی بھی سرور کون و مکاں ﷺ کی عزت و حرمت کے خلاف زبان درازی کرے واجب القتل ہی ہے۔(۱۳)

مندرجہ بالا احادیث نبویہ ﷺ اور علماء امت کے فرامین سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی گستاخ اور بے ادب لوگوں کے سر تن سے جدا کرنے کے احکامات صادر فرمائے۔ اس لیے آپ ﷺ کی بے ادبی کرنے والے کی سزا پر دو آراء نہیں ہو سکتیں۔ ممتاز قادری شہید کے جنازے میں شرکت کے لیے ایک قافلہ ادارہ مدرسہ جامعہ شمسیہ رضویہ المعروف گول مسجد اور مدرسہ رضوان الرسول سیٹلائیٹ ٹاؤن جھنگ سے لیاقت باغ راولپنڈی گیا۔

احتجاجی ریلیاں:

۴مارچ ۲۰۱۶ء کو جماعت اہل سنت (بریلوی مسلک) اور جمعیت علماء پاکستان کے تحت نواں شہر سے ایوب چوک تک ممتاز قادری شہید کے نام کی ریلی نکالی گئی۔ علماء کرام نے عظمت رسول ﷺ بیان کی اور ممتاز قادری کے حوالے سے دلوں کو گرمایا۔ ریلی کے اختتام پر ممتاز قادری کے لیے ایصال ثواب کیا گیا۔(۱۴) مدرسہ جامعہ شمسیہ رضویہ المعروف گول مسجد تحفظ ناموس رسالت میں گراں قدر خدمات سرانجام دے رہا ہے تحریک ناموس رسالت میں ادارہ نے جھنگ کی سطح پر کافی مؤثر کردار ادا کیا۔ یوم عشق رسول ﷺ کے موقع پر بہت سے پروگرام منعقد کیے گئے۔ ادارہ ہذا سے ایک بڑا جلوس گول مسجد نواں شہر سے ریل بازار چوک جھنگ صدر تک نکالا گیا۔(۱۵) جس میں متوقع طور پر ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ ایصال ثواب کے لیے ایک بڑی مرکزی محفل کا انعقاد کیا گیا جس میں شان رسالت قران و حدیث کی روشنی میں بیان کی گئی اور اہانت رسول ﷺ کو شدت سے رد کیا گیا۔ جھنگ کے علماء

نے واضح کیا کہ متقدمین کے ہاں گستاخ رسول ﷺ کی توبہ قبول نہیں ہے کیونکہ گستاخ رسول ﷺ کے قتل اور عدم قبولیت توبہ پر امت کا اتفاق ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی یا عیب لگایا یا آپ کی تنقیص کی تو وہ قتل کیا جائے گا خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی۔(۱۶) امام احمد بن حنبلؒ بھی گستاخ رسول ﷺ کی سزا کو قتل قرار دیتے ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ اسے توبہ کا موقع دیئے بغیر قتل کر دیا جائے۔(۱۷)

گستاخِ رسول ﷺ کی خدا کی زمین پر کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں بے ادبی کر کے جینے کا حق کھو دیا ہے۔ اس لیے علماء کرام اس کے قتل پر متفق ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف مساجد کے ساتھ رابطہ موٴثر بنا کر محراب و منبر کو اس سلسلہ میں موٴثر میڈیم بنایا گیا اور لوگوں کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے اشکال کو دور کیا گیا۔ نیز ختم نبوت کا دن ہر سال منایا جاتا ہے راجپال سے لیکر عصر جدید میں گستاخانہ تمام کوششوں کو بیان کر کے لوگوں کے دلوں میں محبت رسول ﷺ کی شمع کو روشن کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

مدرسہ جامعہ نعمانیہ کے مدرسہ کی جماعتی نسبت جمعیت علمائے اسلام کے ساتھ ہے اس لیے جملہ تحاریک بالخصوص تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے سلسلہ میں کی جانے والی کوششوں میں برابر شریک ہوتے ہیں۔ جماعت کی طرف سے ہڑتال، جلوس اور جلسہ کی نہ صرف تائید کرتے ہیں بلکہ مدرسہ نعمانیہ کے طلباء اور اساتذہ کی بھرپور شرکت ہوتی ہے۔

مدرسہ رضوان الرسول سیٹلائیٹ ٹاؤن نے تحریک ختم نبوت ﷺ ۱۹۷۴ء اور تحریک نظام مصطفی ﷺ ۱۹۷۷ء میں مرکزی قردار ادا کیا، تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ میں مدرسہ ہٰذا کے طلباء اور علماء نے بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ مرکزی قائدین اہلسنت والجماعت اور JUP کی پالیسیوں پر کاربند ہے۔ ملکی سطح پر جو فیصلے کیا جاتے ہیں ان پر عمل کرتا ہے۔ تحریک تحفظ ناموس رسالت میں بھی جھنگ کی سطح پر جلسے اور جلوسوں میں بھرپور شرکت کی جاتی ہے۔

مدرسہ شیخ الاسلام نزد کھوکھا چوک عظیم مدرسین کی زیر نگرانی رہا ہے۔ جن میں حضرت علامہ عبد الرشید رضوی صاحب، قاری محمد طیب صاحب (دونوں بزرگ وفات پا چکے ہیں) آپ دو حضرات نہ صرف ختم نبوت میں جھنگ کے مرکزی قائدین میں شامل تھے بلکہ بعد میں تحریک نظام مصطفی ﷺ میں بھی بھرپور حصہ لیا اور آخری دم تک تحفظ ناموس رسالت کے لیے کوشاں رہے۔ اس مدرسہ کی بنیاد حضرت خواجہ قمر الدین سیالویؒ سیال شریف نے رکھی اس لیے دربار عالیہ کے فیصلہ جات اور پالیسیوں کے زیر سایہ تحریک تحفظ ناموس رسالت میں مدرسہ ہٰذا بھرپور

کردار ادا کر رہا ہے۔ ممتاز قادری کی شہادت کا سن کر علماء جھنگ کے اقدامات کی نہ صرف حمایت کی بلکہ جلوس اور ریلیوں میں بھرپور شرکت کی۔ جلسے، جلوسوں اور سیمینارز کے ذریعے عشق رسول ﷺ لوگوں کے دلوں میں اجاگر کر رہا ہے۔

مدرسہ دارالعلوم فریدیہ قادریہ کے سرپرست اعلیٰ ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب پاکستان کی ایک معروف دینی شخصیت ہیں۔ آپ نے توہین رسالت کی سزا "صرف موت ہے" کی فیڈرل کورٹ میں نہ صرف تائید کی بلکہ اپنی منطقی زور استدلال سے عدالت کی معاونت کی تھی۔ آپ کے نزدیک ملزم گستاخ رسول کی نیت یا ارادے کو دیکھے بغیر موقع پر ہی قتل کر دیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ گستاخ رسول کا قتل بطور حد لازم ہے اور حد کو کوئی ساقط نہیں کر سکتا۔(۱۸)

گستاخ رسول ﷺ کی آئین پاکستان میں سزا:

ان جلسوں اور جلوسوں میں علماء کرام نے مندرجہ ذیل الفاظ میں کچھ اس طرح سے اپنے جذبات کا اظہار کیا کہ سلمان تاثیر اپنے قتل کا خود ذمہ دار ہے۔ کیونکہ اس نے توہین رسالت ایکٹ کو کالا قانون کہا ہے وہ ان الفاظ سے توہین رسالت کا مرتکب ہوا ہے۔ اس کے بعد اس کے قتل کی ذمہ دار حکومت ہے کیونکہ توہین رسالت کے مرتکب شخص کے خلاف مقدمہ درج ہونا چاہیے تھا اور اسے عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کرنا تھا۔ جب عدالت نے اپنا فرض ادا نہ کیا تو نبی ﷺ کے غلاموں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ علماء جھنگ نے جلسے، جلوسوں اور خطبات کے دوران عوام کے سامنے بڑی وضاحت سے بیان کیا کہ برصغیر پاک و ہند میں تحفظ ناموس رسالت کی تحریک کا تاریخی مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات بڑی واضح ہو جاتی ہے کہ جب جب حکومت وقت نے گستاخ رسول ﷺ کو سزا نہ دی تو عوام الناس نے قانون کو ہاتھ میں لے لیا۔ انگریزوں نے ہندوستان پر قبضہ کرنے کے بعد ۱۸۶۰ء میں انڈین پینل کورٹ کو نافذ العمل کیا جس میں دفعہ ۱۵۳الف کے تحت جو کوئی الفاظ سے بذریعہ تقریر یا تحریر یا اشاروں سے یا کسی اور طریقہ سے ہندوستان میں ہر میجسٹی کی رعایا کی مختلف جماعتوں میں دشمنی یا منافرت کے جذبات ابھارے یا انھیں بھڑکانے کی کوشش کرے اسے دو سال قید تک سزا یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔(۱۹)

مگر یہ سزا ملکہ برطانیہ کے خلاف جذبات بھڑکانے کے خلاف تھی۔ گستاخ رسول ﷺ کے لیے کوئی سزا نہ تھی۔ یہی وجہ تھی کہ راجپال کو گستاخی رسول ﷺ پر مبنی کتاب لکھنے کے باوجود بری کر دیا گیا۔ جس پر غازی علم الدین شہید نے اسے واصل جہنم کیا۔ راجپال کے قتل کے بعد مسلمانوں کے احتجاج اور مولانا محمد علی جوہرؒ کی تحریک پر دفعہ ۲۹۵اے کو قانون فوج داری کی ترمیم ایکٹ مجریہ سال ۱۹۲۷ء کے ذریعے تعزیرات ہند میں شامل کیا۔ جس کے تحت جو کوئی عمداً اور بدنیتی سے تحریری یا تقریری یا اعلانیہ طور پر ہر مجیسٹی کی رعایا کی کسی جماعت کے مذہب یا

مذہبی عقائد کی توہین کرے یا توہین کرنے کی کوشش کرے تاکہ اس جماعت کے مذہبی جذبات مشتعل ہوں تو اسے دو سال تک قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔(۲۰)

قیام پاکستان کے بعد بھی یہ قوانین جوں کے توں رہے۔یہی وجہ ہے کہ گستاخیوں کا سلسلہ پاک سرزمین میں بھی جاری رہا۔بالآخر ۱۹۸۰ء میں دوسری ترمیم آرڈیننس کے ذریعے دفعہ ۲۹۸ الف کا اضافہ کیا گیا۔جس کے تحت جو کوئی تقریری یا تحریری یا اعلانیہ یا اشارتاً یا کنایتاً، بالواسطہ یا بلاواسطہ امہات المؤمنین یا کسی اہل بیت یا خلفاء راشدین میں سے کسی خلیفہ راشد یا اصحاب رسول ﷺ کی بے حرمتی کرے، ان پر طعنہ زنی کرے یا بہتان تراشی کرے اسے دس سال قید تک کی سزا یا جرمانہ عائد کیا جائے گا یا وہ ان دونوں سزاؤں کا مستوجب ہو گا۔

مگر اس میں آقا علیہ السلام کے خلاف لکھنے یا بولنے والے کے لیے کوئی سزا نہ تھی۔ چنانچہ اس سقم کو دور کرنے کے لیے بل قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا جس کی رو سے تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۵ سی کا اضافہ کیا گیا۔جس کی رو سے جو کوئی عمداً، زبانی یا تحریری طور پر بطور طعنہ زنی یا بہتان تراشی، بالواسطہ یا بلاواسطہ، اشارتاً یا کنایتاً نام محمد ﷺ کی توہین یا تنقیص یا بے حرمتی کرے وہ سزائے موت یا سزائے عمر قید کا مستوجب ہو گا۔اور اسے سزائے جرمانہ بھی دی جائے گی۔اس دفعہ میں سزائے موت کے متبادل عمر قید کی سزا رکھی گئی جو کہ قرآن سنت کے منافی تھی۔ ۲۹۵ سی کو فیڈرل شریعت کورٹ میں اس بناء پر چیلنج کیا گیا کہ توہین رسالت ﷺ کی سزا بطور حد سزائے موت مقرر ہے اور حد کی سزا میں کمی یا اضافہ کسی کو نہیں ہے اور یہ ناقابل معافی جرم ہے۔اس مقدمہ کی سماعت فیڈرل شریعت کورٹ کے فل کورٹ نے چیف جسٹس گل محمد خان کی صدارت میں کی۔بلاآخر ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۰ء میں وفاقی شرعی عدالت نے عمر قید کی سزا کو غیر شرعی قرار دے کر منسوخ کر دیا اور صرف موت کی سزا کو برقرار رکھا۔دفعہ ۲۹۵ سی کا متن حسب ذیل ہے۔

جو شخص بذریعہ الفاظ، زبانی، تحریری یا اعلانیہ، اشارتاً یا کنایتاً بہتان تراشی کرے یا رسول اللہ ﷺ کے پاک نام کی بے حرمتی کرے اسے سزائے موت دی جائے گی۔اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہو گا۔(۲۱) اب پاکستان میں اس قانون کی رو سے گستاخ رسول ﷺ کی سزا موت ہے۔

جملہ بحث سے ثابت ہوا کہ مدارسِ جھنگ نے ممتاز قادری کی شہادت پر بھرپور احتجاج کیا۔اس کے لیے ایصالِ ثواب کی محافل اور اجتماعات منعقد کیے۔ جلسے جلوس اور ریلیاں نکالیں۔ سلمان تاثیر کے قتل کا ذمہ دار حکومت کو ٹھہرایا گیا اگر حکومت آسیہ مسیحی اور سلمان تاثیر کے بیانات پر خود نوٹس لیتی تو ممتاز قادری کے قتل کی نوبت نہ آتی۔اس سے معلوم ہوا کہ گورنر پنجاب کا قاتل ممتاز قادری نہ ہے بلکہ حکومت پنجاب ہے۔جس کی خاموشی نے معاملے کو اس حد تک پہنچایا۔

ممتاز قادری کی شہادت پر مدارس جھنگ میں قراردادوں کا پاس ہونا:

ممتاز قادری کی شہادت کے بعد علماء جھنگ کا شدید رد عمل آیا۔ ۲۹ فروری ۲۰۱۶ء بروز پیر بعد از نماز ظہر گول مسجد نواں شہر میں علماء کے ہنگامی اجلاس کے دوران حکومت کے اس اقدام کی پر زور مذمت کی گئی اور متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کی گئی کہ آنے والے جمعہ کو گول مسجد سے ایوب چوک جھنگ تک ریلی نکالی جائے گی۔(۲۲) جس میں شرکت کے لیے ضلع بھر کے عوام کو متحرک کیا جائے گا۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ جمعہ والے دن مساجد میں ممتاز قادری شہید کے ایصال ثواب کے لیے تلاوت کلام پاک اور محافل کا اہتمام کیا جائے گا۔

جامعہ مسجد صدیق اکبر واقع صدیقہ آباد چاہ وکیل والا ضلع جھنگ میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ ۵ مارچ ۲۰۱۶ء کو تحفظ ناموس رسالت ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت قاری انعام المصطفیٰ نے کی اس کانفرنس میں گردونواح کے علماء کرام کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔ علماء کرام نے خطابات کیے۔ اختتام کانفرنس پر یہ قرارداد پاس کی گئی کہ اگر ۲۹۵ سی میں تبدیلی کی گئی تو جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم سے ملک بھر میں احتجاج کیا جائے گا۔(۲۳) مدرسہ دارالعلوم الشرعیہ ٹوبہ روڈ جھنگ صدر میں ممتاز قادری کی شہادت کے بعد قرارداد پاس کی گئی۔

جمعۃ المبارک میں یہ قرارداد پاس کی گئی کہ جب قادری کو سلمان تاثیر کے قتل کے بدلے میں عدالت کے حکم پر سزائے موت سنائے جانے کے بعد پھانسی دی گئی ہے۔ تو آسیہ نامی عورت کو بھی توہین رسالت ﷺ کے تحت عدالت سزائے موت کا حکم سنا چکی ہے۔ اسے بھی قانون کے مطابق سزا دی جائے۔(۲۴)

ممتاز قادری کی شہادت پر جملہ مدارس کے ساتھ مل کر ریلیاں نکالی گئیں اور احتجاج ریکارڈ کرایا گیا۔ جمعہ کے خطبہ میں ممتاز قادری کی شہادت پر یہ قرارداد پاس ہوئی کہ ممتاز قادری پر ظلم ہوا ہے اور حکومت کے اس فیصلہ پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ سیکولر طاقتوں کی خواہش پر توہین رسالت کے قانون کو تبدیل نہ کیا جائے وگرنہ حکومت کا ہر سطح پر محاسبہ کیا جائے گا اور ملک بھر میں شدید احتجاج کیا جائے گا۔(۲۵) جامع امام سجاد کے طلباء و اساتذہ نے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے عنوان سے جھنگ میں ریلی نکالی گئی۔(۲۶) مدرسہ ہٰذا کے علماء اور طلباء نے ریلی اور احتجاج میں بھرپور شرکت کی اور جامعہ کے اندر سیمینار کا انعقاد کر کے عظمت مصطفی ﷺ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں عوام پر واضح کیا گیا۔ توہین رسالت ﷺ کے مرتکب شخص کو نیست و نابود کرنے کا اعلامیہ منظور کیا گیا۔ ملکی سطح پر حکومت سے درخواست کی گئی کہ اس سلسلے میں حکومتی اور ملکی سطح پر کوششوں کو جاری رکھا جائے تاکہ آپ ﷺ کی ذات اقدس پر حرف نہ آئے۔

ممتاز قادری کی شہادت پر جملہ مدارسِ جھنگ اور مساجد میں حکومت کے اس قدم کے خلاف قرار دادیں پاس ہوئیں اور حکومتی فیصلے کی پر زور مذمت کی گئی۔ان قراردادوں میں مطالبہ کیا گیا کہ ملزمہ آسیہ مسیحی کو بھی تختہ دار پر لٹکایا جائے کیونکہ وہ عدالت سے گستاخی کی مرتکب ثابت ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ توہینِ رسالت کے قانون میں تبدیلی کو بھی خطرناک قرار دیا گیا۔

تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے بارے میں علماء جھنگ کے خیالات:

اہلیانِ جھنگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بے پناہ محبت کرتے ہیں وہ کسی بھی بد عقیدگی کو پسند نہیں کرتے اور نہ ہی اسے ترویج دیتے ہیں۔ جھنگ کے علماء کرام نے تحریک تحفظِ ناموسِ رسالت میں بھرپور خیالات کا اظہار کیا ہے۔

ڈاکٹر طاہر القادری کے مطابق اگر کوئی شخص اعتقاداً نہیں بلکہ عملاً اسوہ مصطفی ﷺ کا تارک ہے تو وہ ناقص الایمان ہے اور اس کے برعکس اگر کوئی شخص حضور ﷺ کی تعظیم و تکریم اور ادب واحترام کا تارک ہے تو وہ ناقص الایمان نہیں بلکہ خارج از ایمان اور کافر ہے۔(۲۷)

دارالعلوم الشرعیہ ٹوبہ روڈ جھنگ صدر کے مہتمم حضرت مولانامصدوق حسین بخاری جو اس وقت تحریک ختم نبوت ﷺ جھنگ کے امیر بھی ہیں۔تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ہمارے دلوں میں گستاخ رسول ﷺ اور گستاخ صحابہ کے لیے کوئی محبت نہیں ہے۔(۲۸)

جامعہ محمودیہ گوجرہ روڈ جھنگ صدر کے مہتمم مولاناعبدالرحیم نے تحفظ ناموس رسالت کے حوالے سے فرمایا کہناموس رسالت ﷺ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔(۲۹)

مدرسہ جامعہ عثمانیہ سٹیلائیٹ ٹاؤن جھنگ کے خطیب وامام مولاناالیاس بالاکوٹی فرماتے ہیں کہ تحفظ ناموس رسالت تحریک نہیں بن سکی ۔ہر ایک انفرادی طور پر احتجاج میں شریک ہوتاہے ۔یہ تحریک، تحریک ختم نبوت ﷺ اور تحریک نظام مصطفی ﷺ کے دنوں کی یاد تازہ نہیں کر سکی۔ قائدین اکٹھے نہیں ہوتے۔کوئی اجتماعی لائحہ عمل طے نہیں پایا۔عوام کو بلایا نہیں گیا۔جب بھی عوام کو بلایا گیاہے عوام نے لبیک کہاہے۔ مگر افسوس اس مسئلے پر قوم بکھری ہے تحریک نہیں ہے۔(۳۰)

مدرسہ رضویہ شمسیہ المعروف گول مسجد کے خطیب پروفیسر حافظ سخی احمد خان نے اہانت رسول ﷺ کو شدت سے رد کیااور کہا کہ گستاخ رسول ﷺ کو کسی طور بھی معاف نہ کرنا چاہیے یہ ایسی برائی ہے جس کو ابتداء میں ہی ختم کر دیناچاہیے۔(۳۱)

دارالعلوم حسینیہ نے ہمیشہ تحریک ختم نبوت ہو یا تحفظ ناموس رسالت بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ اس ادارہ کے طلباء اور اساتذہ ہمیشہ صف اول میں رہے۔ تصور اقبال شاکر کے مطابق تحفظ ناموس رسالت کی تحریک شیعہ عقیدہ کے مطابق ہمارے دین اسلام میں شہ رگ حیات ہے۔ ہمارے علماء کرام اور بزرگان بالخصوص علامہ حسین بخش جاڑا صاحب اور علامہ کاظم حسین صاحب نے بڑا اہم کردار ادا کیا۔(۳۲)

جملہ بحث سے ثابت ہوا کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں گستاخ رسول ﷺ کی سزا موت ہے۔ اس قانون کو تبدیل کرنے کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ پر امت کا اجماع ہے۔ مسلمان اپنے نبی ﷺ کی عظمت اور ناموس کے لیے کٹ مرنے کے لیے تیار ہیں۔

علماء جھنگ کی تحریری کاوشیں:

تحفظِ ناموسِ رسالت پر تقاریر و مجالس بہت ہوئی ہیں مگر تحریری کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس سلسلہ میں صرف ایک کاوش ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے کی ہے جس کا تعارف ذیل میں کیا جاتا ہے۔

تحفظ ناموس سالت ﷺ: مدرسہ فریدیہ قادریہ جھنگ صدر کے بانی و سرپرست ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے تحفظ ناموس سالت ﷺ پر کتاب تحریر کی ہے جو چار ابواب اور ۴۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ ۲۰۰۴ء میں منہاج القرآن پبلی کیشنز سے چھپی ہے۔ پہلے حصے میں قرآن سے استدلال دوسرے میں حدیث سے، حصہ سوم کو ائمہ و فقہا اسلام کے فتاویٰ جات سے مزین کیا ہے اور چوتھے حصے میں عقلی دلائل سے ناموس رسالت ﷺ کو ثابت کیا گیا ہے۔

تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی جھنگ کی مقامی قیادت:

تحفظِ ناموسِ رسالت کے لیے جملہ مسالک کی قیادت و عوام نے ملی یکجہتی اور اتحاد کا ثبوت دیتے ہوئے بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ اور اپنے جذبہ ایمانی سے ہر دکھ اور مصیبت کو خوش دلی سے برداشت کیا ہے۔ اس معاملے میں تمام مسالک فروعی اور گروہی اختلافات کو پس پشت ڈال کر یک جان و یک قلب نظر آتے ہیں۔ مدارسِ جھنگ نے ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہی وجہ ہے کہ مدارسِ جھنگ کی دینی، علمی اور تحاریکی خدمات کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور یہاں کے علماء کو ملکی و بین الاقوامی سطح پر پذیرائی حاصل ہوتی ہے۔

جھنگ میں تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے سلسلے میں مندرجہ ذیل قیادت نے کام کیا ہے۔ مفتی الٰہی بخش پرانی عید گاہ، عاطف رمضان سیالوی مدرس پرانی عید گاہ، مولانا غلام حسین مہتمم جامع مسجد ختم نبوت ﷺ، مفتی یٰسین (وصال پا چکے ہیں)، ڈاکٹر طاہر القادری، مولانا حقنواز جھنگوی (وصال پا چکے ہیں)، علامہ

اشرف سیالوی (وصال پا چکے ہیں)، مولانا احمد لدھیانوی، مولانا ذوالفقار نقشبندی، قاری محمد طیب (وصال پا چکے ہیں) مولانا عبد الرشید رضوی (وصال پا چکے ہیں)، مولانا حافظ سخی احمد خان، مولانا محمد اقبال شیر وانی، مولانا محمد صدیق، مولانا الیاس بالا کوٹی، مولانا عبد الرحیم، مولانا محمد اقبال بلوچ ندیم، مفتی محمد اسحاق اور سید مصدوق حسین شاہ وغیر دن رات ایک کیے ہوئے ہیں۔

نتائج بحث:

۱۔ تحریک ختم نبوت ﷺ، تحریک نظام مصطفی ﷺ ہو یا تحفظ ناموس رسالت ﷺ، جملہ تحاریک کی قیادت اول تا آخر مدارس کے علماء کرام کے ہاتھ میں تھی جس میں ملک بھر کے مدارس کے علماء و طلباء نے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا اور اپنا پیغام ہر گھر تک پہنچایا۔

۲۔ علماء جھنگ نے عوام کو متحرک کیا اور علماء کرام کے خطابات اور تقاریر نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ تاریخ پر نظر دوڑائی جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ علماء کرام کی تقاریر اور فتاویٰ جات کا اثر تھا کہ عوام سے غازی علم الدین شہید، عامر چیمہ شہید اور ممتاز قادری شہید اٹھتے ہیں اور دشمن کا قلع قمع کرتے ہیں۔

۳۔ مدارس کے کردار کے بغیر اسلام دشمن قوتوں کو اپنی من مانیاں کرنے کا حوصلہ اور موقع ملتا ہے۔ ہماری سیکولر سیاسی قیادت اپنی حکومت بنانے اور بچانے کے لیے ہمیشہ سے مغربی استعمار کی کاسہ لیس رہیں ہیں۔ وہ نہ ان تحاریک کا حصہ رہے اور نہ ہی ان کو اس سے کوئی غرض تھی۔ وہ ہر معاملہ سیاسی انداز سے دیکھتے تھے اور ہیں۔ ووٹ بینک بڑھانا اور حکومت حاصل کرنا ان کی منزل مقصود ہے۔ اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ ملک پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لیے ان مغربی اور نام نہاد سیکولر طاقتوں کے اوچھے ہتھکنڈوں سے نمٹنے میں مدارس دینیہ پاکستان کا کلیدی قردار ہے۔ وہ لادینی قوتوں کے سامنے ایک مضبوط پشتے کا کردار ادا کر رہی ہیں ابھی تک ان کا کردار دفاعی ہے کہ مخالف کے حملہ آور ہونے پر دفاع کے لیے گلی محلوں میں نکل آتے ہیں اور استعماری قوتوں کے عزائم ناکام بنا کر واپس مدارس میں تعلم و تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں۔

مگر اب وقت آ گیا ہے کہ لادینی، غیر اسلامی اور سیکولر طاقتوں کے خلاف جارحانہ عزائم اختیار کیے جائیں (متحدہ معاشی بائیکاٹ، تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے عالمی قوانین کی تشکیل، اتحاد امت وغیرہ)۔ تاکہ عالم کفر رسالت ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی کی جرات نہ کر سکے۔

۴۔سیکولر طاقتوں کی تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے قانون میں سزائے موت کو ختم کرانے کی کوشش کو ناکام بنانا چاہیے کیونکہ توہین رسالت ﷺ کی سزا کے ثبوت میں قرآن وحدیث کے احکام اور ان کی مستند تعبیر اور تفسیر موجود ہے۔ائمہ ،فقہااور مجتہدین کانقطہ نظر اور فتاویٰ جات موجود ہیں۔

۵۔علماء جھنگ نے اپنی تقاریر میں واضح کیا کہ عہد رسالت مآب ﷺ سے لیکر بعد میں آنے والے تمام ادوار میں یورپ،ایشیاء،افریقہ اور دنیامیں جہاں جہاں بھی اسلامی حکومت رہی وہاں توہین رسالت ﷺ کی سزا سزائے موت ہی دی جاتی رہی ہے۔وہاں کی عدالتوں نے اسلامی قانون کی روسے شاتمان رسول ﷺ کو سزائے موت کا فیصلہ سنایا۔

۶۔ اسکے بر عکس جب کبھی یا جہاں کہیں مسلمانو ں کے پاس حکومت نہیں رہی وہاں جانثاران تحفظ ناموس رسالت ﷺ نے غیر مسلم حکومت کے رائج الوقت قانون کی پرواکیے بغیر گستاخان رسول ﷺ کو کیفر کردار تک پہنچایااور خود ہنستے مسکراتے تختہ دار پر چڑھ گئے۔اس کی واضح مثال قیام پاکستان سے قبل انگریز حکومت کے دور میں غازی علم الدین شہید کی ہے جس نے راج پال کو جہنم رسید کیااور خود ناموس رسالت ﷺ پر قربان ہو گیا۔

۷۔یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔کہ شاتمان رسول ﷺ کی سزا صرف اور صرف موت ہے یہ ہر دور میں رہی ہے اور قیامت تک اس پر عمل ہوتا رہے گا۔ ختم نبوت میں آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کو گھٹانے کی جسارت کی گئی اور ناموس رسالت میں آپ ﷺ کی ذات اقدس کو مختلف طریقوں سے نشانہ بنایا گیا۔اس لیے اس پر سب کا اتفاق ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کا نہ ماننے والا(اگر توبہ نہ کرے)اور ناموس رسالت ﷺ پر حرف لانے والا(توبہ قبول نہیں کی جائے گی)دونوں کافر ہیں اور واجب القتل ہیں۔

مصادر و مراجع

۱۔انٹرویو،حافظ سخی احمد خان ناظم وخطیب، محمد طاہر عاربی،برائے ایم۔فل ریسرچ اسلامک سٹڈیز، جھنگ: مدرسہ جامعہ شمسیہ رضویہ سٹیلائیٹ ٹاؤن،۱۵اپریل،۲۰۱۶

۲۔انٹرویو، تصور اقبال شاکر مدرس وپرنسپل، محمد طاہر عاربی،برائے،ایم۔فل ریسرچ اسلامک سٹڈیز، جھنگ صدر: دارالعلوم حسینیہ سول لائنز،۲۴اپریل،۲۰۱۶ء

۳۔ قریشی، محمد اسماعیل ، سنیئر ایڈوکیٹ ، ناموس رسالت ﷺ اور قانون توہین رسالت ﷺ، لاہور: الفیصل ناشران،۲۰۱۰ء،ص:۳۳۲

۴۔توبہ:۶۶-۶۵

۵۔ آلوسی، سید محمود، علامہ، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، بیروت: مطبوعہ داراحیاء التراث، ج۲۶، ص:۱۳۶

۶۔ مفتی محمد شفیع، مولانا، تفسیر معارف القرآن، ج۷، ص:۲۲۹

۷۔ الاحزاب:

۸۔ محبت علی کھوڑو، نائب امیر جمعیت علماء اسلام لاڑکانہ، تحفظ ناموس رسالت ریلی سکھر کا احوال، مشمولہ: الجمعیۃ، ج۱۲،

ماہنامہ، شمارہ نمبر۴، (مدیر: محمد زاہد شاہ ڈیروی) راولپنڈی، جنوری ۲۰۱۱ء، ص:۱۰

https//:www.en.wikipidia.org/wiki/mumtaz_qadri Dated:20/6/2016 at ۹۔8:00am

۱۰۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، صحیح بخاری، رقم الحدیث:۴۰۳۹، دارالسلام، ریاض

۱۱۔ ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم، امام، الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ، مصر: مکتبہ تاج، ۱۹۶۰ء، ص:۳۰۰

۱۲۔ قاضی عیاض بن موسیٰ، مالکی، الشفاء، ملتان: مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی، ج۲، ص:۲۱۴

۱۳۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، تحفظ ناموس رسالت ﷺ، لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، اکتوبر ۲۰۱۴ء، ص:۳۶۱

۱۴۔ انٹرویو، مولانا طاہر محمود جاوید خطیب، محمد طاہر عاربی، برائے ایم۔فل ریسرچ اسلامک سٹڈیز، جھنگ صدر: مدرسہ قمر الاسلام جلال آباد، ۲۷ اپریل، ۲۰۱۶ء

۱۵۔ انٹرویو، حافظ سخی احمد خان ناظم وخطیب، محمد طاہر عاربی، برائے ایم۔فل ریسرچ اسلامک سٹڈیز، جھنگ: مدرسہ جامعہ شمسیہ رضویہ سٹیلائیٹ ٹاؤن، ۱۵ اپریل، ۲۰۱۶

۱۶۔ قاضی عیاض بن موسیٰ، مالکی، الشفاء، ج۲، ص:۹۷۳

۱۷۔ ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم، امام، الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ، ص:۳۰۰

۱۸۔ قریشی، محمد اسماعیل، سنیئر ایڈوکیٹ، ناموس رسالت ﷺ اور قانون توہین رسالت ﷺ، ص:۱۶۶-۱۶۵

۱۹۔ ایضاً: ص:۳۳۲

۲۰۔ ایضاً، ص:۳۳۳

۲۱۔ ایضاً، ص:۳۳۹-۳۳۳

۲۲۔ انٹرویو، مولانا طاہر محمود جاوید خطیب، محمد طاہر عاربی، برائے ایم۔فل ریسرچ اسلامک سٹڈیز، جھنگ صدر:

مدرسہ قمر الاسلام جلال آباد، ۲۷ اپریل، ۲۰۱۶ء

۲۳۔ ایضاً

۲۴۔ انٹرویو، سید مصدوق حسین شاہ بخاری مہتمم، محمد طاہر عاربی، برائے، ایم۔ فل ریسرچ اسلامک سٹڈیز، جھنگ صدر:

جامعۃ العلوم الشرعیہ ٹوبہ روڈ، ۲۲ اپریل، ۲۰۱۶

۲۵۔ انٹرویو، مولانا عبد الرحیم مہتمم و سرپرست، محمد طاہر عاربی، برائے، ایم۔ فل ریسرچ اسلامک سٹڈیز، جھنگ صدر:

مدرسہ جامعہ محمودیہ گلشن جھنگوی گوجرہ روڈ، ۲۲ اپریل، ۲۰۱۶

۲۶۔ انٹرویو، سید نجم الحسن نقوی پرنسپل، محمد طاہر عاربی، برائے، ایم۔ فل ریسرچ اسلامک سٹڈیز، جھنگ صدر:

مدرسہ جامعہ امام سجاد نزد ایوب چوک، ۲۴ اپریل، ۲۰۱۶ء

۲۷۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، تحفظ ناموس رسالت ﷺ، ص: ۳۵

۲۸۔ انٹرویو، سید مصدوق حسین شاہ بخاری مہتمم، محمد طاہر عاربی، برائے، ایم۔ فل ریسرچ اسلامک سٹڈیز، جھنگ صدر:

جامعۃ العلوم الشرعیہ ٹوبہ روڈ، ۲۲ اپریل، ۲۰۱۶

۲۹۔ انٹرویو، مولانا عبد الرحیم مہتمم و سرپرست، محمد طاہر عاربی، برائے، ایم۔ فل ریسرچ اسلامک سٹڈیز، جھنگ صدر:

مدرسہ جامعہ محمودیہ گلشن جھنگوی گوجرہ روڈ، ۲۲ اپریل، ۲۰۱۶

۳۰۔ انٹرویو، محمد الیاس بالا کوٹی مہتمم و سرپرست، محمد طاہر عاربی، برائے، ایم۔ فل ریسرچ اسلامک سٹڈیز، جھنگ صدر:

مدرسہ عثمانیہ للبنات الاسلام، ۲۳ اپریل، ۲۰۱۶ء

۳۱۔ انٹرویو، حافظ سخی احمد خان ناظم وخطیب، محمد طاہر عاربی، برائے ایم۔ فل ریسرچ اسلامک سٹڈیز، جھنگ:

مدرسہ جامعہ شمسیہ رضویہ سٹیلائیٹ ٹاؤن، ۱۵ اپریل، ۲۰۱۶

۳۲۔ انٹرویو، تصور اقبال شاکر مدرس وپرنسپل، محمد طاہر عاربی، برائے، ایم۔ فل ریسرچ اسلامک سٹڈیز، جھنگ صدر:

دار العلوم حسینیہ سول لائنز، ۲۴ اپریل، ۲۰۱۶ء